کو سمجھنا نہایت آسان ہوجاتا ہے جو دعوتی کارکن کا موضوع ہی نہیں بلکہ نصاب کی حیثیت رکھتا ہے۔ تحریک سے وابستہ ہر فرد کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔(ارشاد الرحمٰن)

**حضرت خضرؑ، تحقیق کی روشنی میں**، ڈاکٹر غلام قادر لون۔ ناشر: القلم پبلی کیشنز، ٹرک یارڈ، بارہ مولا-۱۹۳۱۰۱، [مقبوضہ] کشمیر۔ صفحات: ۱۶۵۔ قیمت: ۱۰۰ بھارتی روپے۔

قرآنِ مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''[موسٰیؑ نے] ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ دیکھا جس کو ہم نے اپنی رحمت سے نوازا تھا اور اپنے پاس سے علم بخشا تھا''۔ مذکورہ بندے (عبداً) کا نام احادیثِ مبارکہ میں 'خضر' بتایا گیا ہے۔ حضرت خضرؑ کا تذکرہ اکثر روایات و حکایات میں موجود ہے۔ شاید ہی کوئی مسلمان ہو جو ان کے نام سے ناواقف ہو۔ فارسی اور اُردو ادب میں خضر، آبِ حیات اور حیاتِ جاوداں جیسی تلمیحات اسی شخصیت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ زمانۂ قدیم سے حضرت خضرؑ کی ذات ایک رہنما ہی کی ہے۔

زیرِنظر کتاب میں ڈاکٹر غلام قادر لون نے قرآنِ مجید، احادیث، تفاسیر، دیگر کتب سماوی اور مفکرین کے حوالے سے حضرت خضرؑ کے بارے میں اُٹھنے والے سوالات کے مدلل جوابات دیے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں: ان کے بارے میں ایک جماعت کہتی ہے کہ وہ نبی تھے، جب کہ دوسری جماعت ان کو ولی کہتی ہے۔ دونوں طرف کے دلائل نقل کرنے کے بعد وہ اس بنیاد پر کہ حضرت موسٰیؑ حضرت خضرؑ سے جس طرح مخاطب ہوتے ہیں وہ کوئی غیرنبی نہیں کرسکتا، ان کو نبی قرار دیتے ہیں۔

مصنف ان کی حیاتِ جاوداں کے قائلین اور منکرین کے دلائل پیش کرتے ہیں اور بہت سی احادیث کے حوالے سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں۔ خضرؑ کس زمانے کی شخصیت تھے؟ مصنف کے مطابق: قرآن مجید سے ان کی ملاقات حضرت موسٰیؑ سے ثابت ہے تو پھر ان کا زمانہ وہی ہے۔ مصنف نے اس خیال کو باطل قرار دیا کہ حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ ایک ہی شخصیت ہیں۔ آبِ حیات، حیاتِ جاوداں اور سکندر والے قصے کو مصنف نے محض داستان قرار دیا ہے۔ تصوف والے ان کو اپنا رہبر قرار دیتے ہیں اور مشکل وقت میں ان سے مدد طلب کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں حضرت خضرؑ بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ بتاتے ہیں۔

ڈاکٹر غلام قادر لون نے عالمانہ اور محققانہ انداز اختیار کرتے ہوئے دونوں طرف کے

دلائل دیے ہیں اور منطقی اور استدلالی نتائج اخذ کیے ہیں۔ غالباً حضرت خضرؑ کی ذات اور شخصیت پر اُردو زبان میں، تحقیقی نوعیت کی یہ پہلی کتاب ہے۔(قاسم محمود احمد)

**مولانا ابوالکلام آزاد: علمی و تصنیفی خدمات**، عبدالرشید عراقی۔ ناشر: القاسم اکیڈمی، خالق آباد، ضلع نوشہرہ۔ صفحات: ۱۰۳۔ قیمت: درج نہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد (۱۸۸۸ء-۱۹۵۸ء) برطانوی ہند میں ایک عظیم الشان عالم کی طرح قومی اُفق پر نمودار ہوئے۔ انھوں نے تحریر، خطابت اور صحافت کے ذریعے مسلمانوں کو بالخصوص اور دیگر مذاہب کے حاملین ہندیوں کو بالعموم جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اُن کی توانا پکار نے مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کو مجتمع کیا۔ تحریکِ آزادیِ ہند کے مسلم اور غیر مسلم ہم راہی، ان کی صداے رستاخیز پر کشاں کشاں کھنچے چلے آئے۔

یہ مختصر مقالہ اپنے دامن میں وسعت کا سامان لیے ہوئے ہے۔ جس میں جناب عبدالرشید عراقی نے مولانا ابوالکلام کے احوال و خدمات کے ساتھ، مولانا کی چھوٹی بڑی ۱۴۱ کتابوں کا مختصر تعارف بھی پیش کیا ہے۔ اس تعارف نامے میں اگر وہ ناشرین کے نام بھی دے دیتے تو عشاقِ مطالعہ کے لیے سہولت رہتی۔ اسی طرح چند الحاقی آثار بھی اس فہرست میں شامل ہیں، جیسے 'انسانیت موت کے دروازے پر'۔ وہ اس کے الحاقی ہونے کے خدشے کو رد، اور عبدالرزاق ملیح آبادی سے اس کے انتساب کی حقیقت واضح کر سکتے تھے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کے مذہبی تفردات اور سیاسی عملیات پر اختلاف کی گنجایش موجود ہے، اور اس حرفِ اختلاف سے تو کسی کو بھی مفر نہیں۔ تاہم مولانا آزاد کے عزم و استقلال سے انکار کی جرأت کوئی نہیں کرسکتا۔(سلیم منصور خالد)

**مسلمان عورت اور اس کا اخلاقی و معاشرتی کردار**، مؤلف: دکتور محمد علی الہاشمی، مترجم: مولانا سلیم اللہ زمان۔ ناشر: مسلم پبلی کیشنز، ۱۲-عثمان غنی روڈ، سنت نگر، لاہور۔ صفحات: ۴۹۶۔ قیمت: درج نہیں۔ فون: ۴۰۴۴۰۱۳-۰۳۲۲

دین اسلام نے بنی نوع انسان کی بہتری کے لیے ایسی تعلیمات دی ہیں جو آج بھی